لاھور احمدیہ انٹرنیشنل سہ ماھی نیوز گزٹ

پیغامِ صُلح

www.aaiil.org

حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید ایدہ اللہ، وڈہم اور نیو ہا کمیونٹی سینٹر، وڈہم لین، ووکنک، انگلستان میں کونسلر گراہم کنڈ' میئر ووکنگ کے ساتھ

ناشر: احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یو کے
پتہ: 15- سٹینلے ایونیو' ویمبلے - ایچ اے او' 4- جے کیو' لنڈن انگلستان
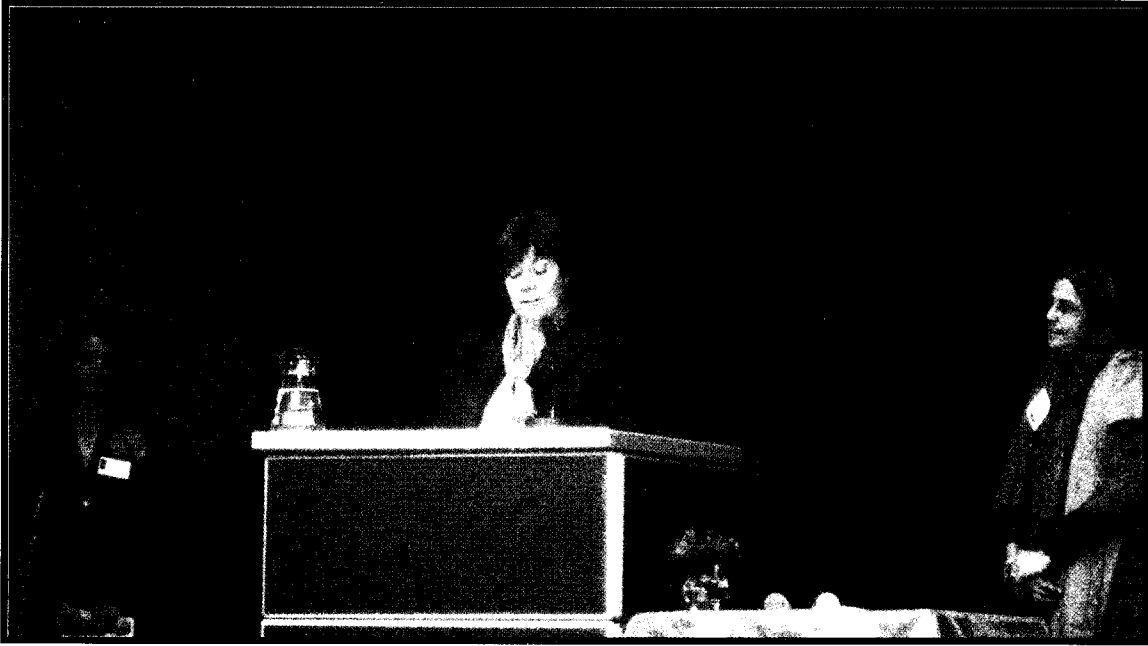
محترمہ بیگم ڈاکٹر ایم۔سی۔ایف۔فرڈونک، وزیر مملکت برائے تارکین وطن وقومی یکجہتی، حکومت ہالینڈ، حضرت مولانا محمد علی کے ترجمۃ القران کے ڈچ ترجمہ کی افتتاحی تقریب میں

محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ، ڈائریکٹر مطبوعات، احمدیہ انجمن (امریکہ) حضرت مولانا محمد علی مرحوم ومغفور کے انگریزی ترجمۃ القرآن کے ڈچ ترجمہ کی کاپی وزیر مملکت، ڈاکٹر ایم سی ایف فرڈونک کو پیش کر رہی ہیں۔

حضرت امیر (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا ووکنگ میں جلسہ عام سے خطاب

۲۳/اپریل ۲۰۰۵ء کو بعد از دوپہر نیوہا کمیونٹی سینٹر، وڈ ہم لین، نیوہا

سرے (انگلستان) میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے ایک نہایت بصیرت افروز خطبہ دیا

(اس کا اردو میں خلاصہ قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے)

محترم میئر ووکنگ، کونسلرز، اساتذہ، خواتین وحضرات!

میرے دائیں بائیں اور ہر طرف معزز مہمان بیٹھے ہیں۔ جن میں مختلف مذاہب، قومیت اور رنگ ونسل کے معزز لوگ شامل ہیں۔ میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے۔ قرآن مجید کا طریق ہے کہ کبھی وہ اے ایمان والو! اور کبھی تمام انسانیت کو مخاطب کرتا ہے۔ اس لئے میں بھی آپ کو انسانیت کے نمائندوں کے طور پر خطاب کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ بھی نہایت خوشی کی بات ہے کہ میں ووکنگ میں ایک جلسہ میں لوگوں سے خطاب کر رہا ہوں۔ بچپن میں اس شہر کا ذکر اور اس میں شاہجہان مسجد کا نام ہمارے گھروں میں اکثر ہوتا تھا اور ووکنگ مسلم مشن کی سرگرمیوں کا ہمیں نہایت دلچسپی سے انتظار رہتا تھا۔ اس مشن کا مقصد اور اس سے وابستہ عمائدین کی کوشش تھی کہ اسلام کے متعلق مغرب میں غلط خیالات کو دور کیا جائے اور اس کی صحیح تعلیمات اور اس کا پرامن پیغام مغربی ممالک اور مختلف مذاہب کے لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگوں میں افہام وتفہیم اور رواداری کی فضا پیدا ہو۔

مجھے احساس ہے کہ اس دہائی میں بدقسمتی سے ایسے واقعات ہوئے ہیں جن سے اسلام کو امن کا پیغامبر ہونے کی بجائے جنگ اور دہشت گردی کا مذہب سمجھا جانے لگا ہے۔ ہم جس مصلح کی جماعت سے وابستہ ہیں انہوں نے اسلام کے عالمگیر اور امن پسند ہونے پر قرآن مجید اور اسلام کے بانی حضرت محمد صلعم کی زندگی سے دلائل اور شہادت پیش کی اور اس بات پر زور دیا کہ جنگ مسائل کا حل نہیں۔ اسلام لوگوں کے دلوں میں اپنی روحانی قوت کے ذریعہ انسانی خیالات اور تعلقات میں بہتری لانے کا قائل ہے۔ اسلامی تعلیمات دلوں کو روحانی تازگی بخشتی ہے اور تحریک احمدیت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان ایک بااخلاق اور حسن سلوک کی زندگی گذارنے اور معاشرے میں امن اور ترقی پیدا کرنے کے لئے نمونہ بنیں۔

بانی تحریک احمدیت، حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اپنا مشن ۱۸۸۹ء میں ہندوستان کے ایک گاؤں قادیان سے شروع کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔ مسلمان محکوم ہونے کی وجہ سے سخت مایوسی کا شکار تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ آواز اٹھائی کہ اسلام نے اوائل زمانہ میں صرف دفاعی جنگیں لڑیں اور صرف اپنی روحانی طاقت کے ذریعہ جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر ایشیا اور یورپ میں پھیلا۔ اس بنا پر انتہا پسند مسلمان علماء نے ان کو انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیا اور اب تک اس بنا پر یہ مخالفت جاری ہے۔

اب موجودہ حالات کا تقاضہ ہے کہ اس بات کو زور سے پیش کیا جائے کہ مذہب آزادی اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام اس کا سب سے زیادہ حامی ہے۔ مغربی اقوام اسلام کو اور اس کے ماننے والوں کو اس بنا پر خطرہ ظاہر کر رہے ہیں کہ اسلام جارحیت اور دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن مجید اور رسول اکرم صلعم کے عمل کی روشنی میں اس غلط تاثر کو ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں اور یہی تحریک احمدیت کا اصل مقصد ہے۔

بانی ووکنگ مسلم مشن، حضرت خواجہ کمال الدین جو بانی سلسلہ احمدیت کے ایک نہایت جید عالم، مبلغ اور جوشیلے مرید تھے، انہوں نے شاہجہان مسجد کو اسلامی مرکز بنا کر تقاریر، رسالہ ''اسلامک ریویو''

اور دیگر لٹریچر کے ذریعہ اپنی تبلیغی کوششوں کو انگلستان، یورپ اور امریکہ اور اس کے گرد و نواح کے ملکوں تک پھیلایا اور سینکڑوں برطانوی اور یورپی لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور یہ ثابت کیا کہ اسلام اپنی ابدی صداقتوں کے بدولت آج بھی لوگوں کی روحانی تسکین کا سامان لئے ہوئے ہے۔ اس کو روحانی انقلاب کے لئے طاقت یا تلوار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میری آج کی تقریر کا عنوان ''انسانی روح میں تبدیلی کا معجزہ'' ہے۔ یہ وہ نسخہ ہے جو ہر کوئی آزما سکتا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ صرف اس کے ذہن میں یہ بات پختہ ہونی چاہئے کہ اس کا ایک خالق ہے جو چاہتا ہے کہ انسان نیکی کے کام کرے اور دوسرے انسانوں سے حسن سلوک کرے۔ کوئی مذہب نہیں جو دلوں میں روحانی تبدیلی کی بات نہیں کرتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''پس مجھے یاد کرتے رہو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو'' (۱۵۲:۲)۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ میرے نزدیک اور یہی قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ تمام مذاہب اندرونی پاکیزگی پر زور دیتے ہیں۔ اگر کوئی مذہب ایسی تعلیم نہیں دیتا تو میرے نزدیک ایسا مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ایمان ہے اور قرآن مجید بار بار اس بات کو دہراتا ہے کہ تمام انبیاء انسانوں کے دلوں کو پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس سلسلہ میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی عزم کو لے کر کام کرتے رہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ رسول اکرم صلعم نے الٰہی ہدایت کی تکمیل کر دی اس لئے اب کسی نئے یا پرانے نبی کی ضرورت نہیں۔

اللہ کو یاد کرنے یا ذکر الٰہی کا مقصد یہ ہے کہ ہم برائی سے بچیں، دلوں، خیالات اور تعلقات میں پاکیزگی پیدا کریں۔ برائی کے خلاف کوشش کو جہاد بھی کہا گیا ہے لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اس کے لئے لڑائی یا دہشت گردی کی جائے۔ عربی زبان کے الفاظ وسیع معنی اور مفہوم لئے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ترجمہ یا تشریح کرتے ہوئے سیاق و سباق کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے ورنہ اسلام کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے جواز فراہم ہو سکتا ہے جیسا کہ آج کل صورت حالات ہے۔

ذکر الٰہی یہ بھی ہے کہ ہم زندگی کے کاروبار میں ہر قدم پر اس کے احکامات کی پابندی کریں اور اس کی عبادت کے ذریعہ اندرونی طاقت حاصل کریں اور نیک راہ اختیار کرنے میں جو مشکلات پیش آئیں ان کا صبر سے مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کریں۔

انسانی فطرت ہے کہ جب مشکل آن پڑتی ہے تو انسان فوراً خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس سے مدد کا طلبگار ہوتا ہے لیکن جونہی مشکل دور ہو جاتی ہے وہ خدا کو بھول جاتا ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بھی یہی بیان کیا ہے کہ برائی سے بچا جائے اور نیکی کے کام کئے جائیں جن کی تفصیل قرآن مجید اور اسوۂ رسول اکرم صلعم میں درج ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتب، ارشادات اور ملفوظات میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے اور اس کو اپنا لائحہ عمل بنانے پر زور دیا ہے۔ آپ نے پاکیزگی اور دوسروں سے بلا امتیاز مذہب و ملت، حسن سلوک کی خاص تاکید کی ہے حتیٰ کہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے جو دس شرائط مقرر کی ہیں ان میں سب سے زیادہ انہی امور پر زور دیا ہے۔

میرے محترم بھائی ڈاکٹر محمد احمد حامی صاحب نے قرآن مجید کی جس آیت کی شروع میں تلاوت کی تھی اور جس کا میں نے تقریر کے دوران میں ذکر بھی کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔'' قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں تمہاری شاہ رگ سے زیادہ قریب ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان جو یہاں موجود ہیں وہ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ شاہ رگ کے ذریعہ خون دل تک پہنچتا ہے اور پھر خون سارے جسم میں پہنچتا ہے۔ اللہ کو یاد رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دل میں رہے۔ جس طرح دل سے خون سارے جسم میں پہنچ کر اس کی صحت اور قیام کا باعث بنتا ہے اسی طرح دل میں خدا کا اثر انسان کے اعمال پر ہونا چاہئے جس کے ذریعہ اس کی زندگی کے معمولات میں اللہ کے احکامات کا رنگ نمایاں طور پر نظر آئے اور ایک مسلمان کی زندگی اسلام کی تعلیمات کی عملی تصویر ہو۔

مختصر رپورٹ

حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب کا دورۂ انگلستان

از اظہر الدین احمد، ووکنگ (انگلستان)

لاہور احمدیہ تحریک کے موجودہ سربراہ حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب نے امارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اپریل ۲۰۰۵ء میں پہلی مرتبہ انگلستان کا دورہ کیا۔ آپ ۴؍اپریل کو گیارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچے۔ ہیتھرو ایئرپورٹ پر احمدیہ انجمن لاہور لندن جماعت کے سرکردہ احباب وخواتین نے آپ کا استقبال کیا۔ دیگر لوگوں کے علاوہ ذیل کے احباب ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ محترمہ جمیلہ خان صاحبہ، صدر، ان کے خاوند محترم فیض محمد خاں صاحب، محترم شاہد عزیز صاحب، سیکرٹری، لندن جماعت کے بزرگ اور عالم محترم جناب ڈاکٹر محمد احمد حامی صاحب، محترمہ ارجمند بانو صاحبہ، نگران لندن مشن ہاؤس، محترم ثاقب حبیب اللہ صاحب، محترم مشتاق احمد خاں صاحب، خاکسار اور میری اہلیہ سمیرا اظہر الدین صاحبہ اور میری بیٹی عائشہ احمد نے ایئرپورٹ پر حضرت امیر ایدہ اللہ کا پرتپاک استقبال کیا۔ عائشہ احمد نے حضرت امیر کے گلے میں خوبصورت پھولوں کا ہار پہنایا۔

ایئرپورٹ سے حضرت امیر اور تمام احباب لندن مشن ہاؤس، ویمبلے پہنچے جہاں محترمہ بانو ارجمند صاحبہ نے سب کے لئے پرتکلف کھانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ کھانے کے بعد حضرت امیر کی اقتدا میں نماز عصر باجماعت ادا کی گئی۔ بعدازاں خاکسار حضرت امیر کو کار میں بیڈفورڈ لے گیا جہاں حضرت امیر کے بڑے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر مجاہد سعید احمد صاحب قیام پذیر ہیں۔ حضرت امیر نے دونوں نومولود پوتیاں فاطمہ زہرہ بنت ڈاکٹر مجاہد سعید اور ماہ رخ سعید بنت ڈاکٹر اویس سعید کو ابھی تک نہ دیکھا تھا۔ اس لحاظ سے حضرت امیر کے لئے یہ ایک نہایت پرمسرت فیملی اجتماع تھا۔ حضرت امیر چند دن بیڈفورڈ میں قیام فرما کر ۷؍اپریل کو امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ امریکہ میں ان کا قیام ۷ تا ۱۶؍اپریل تک رہا جس کی رپورٹ محترم اکبر عبداللہ صاحب نے الگ سے ارسال کی ہے جو اسی شمارہ میں شائع کی جا رہی ہے۔

حضرت امیر کی انگلستان میں آمد اور نماز جمعہ

حضرت امیر ۲۱؍اپریل ۲۰۰۵ء کی صبح کو واپس لندن تشریف لائے ایئرپورٹ پر محترم بزرگ ڈاکٹر محمد احمد حامی صاحب، محترمہ ارجمند بانو صاحبہ، حضرت امیر کی بیگم صبیحہ سعید صاحبہ اور فرزند اکبر ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب نے ان کا استقبال کیا اور ان کو مشن ہاؤس، ویمبلے لایا گیا۔ یہ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ چھٹی کا دن نہ ہونے کے باوجود ۷۰ سے زائد خواتین اور حضرات نماز جمعہ میں شریک ہوئے۔ محترمہ بانو ارجمند صاحبہ، نگران لندن مشن ہاؤس نے پرتکلف کھانے سے حاضرین کی تواضع کی۔ خطبہ جمعہ کا متن آئندہ شمارے میں شائع کیا جائے گا۔

۲۳؍اپریل کو حضرت امیر کی آمد کے موقع پر محترم اظہر الدین احمد صاحب اور ان کی بیگم سمیرا احمد صاحبہ کی کوشش سے ووکنگ کے نزدیک ''اسلامک فورم'' کے زیراہتمام نیوہا کمیونٹی سینٹر میں ایک جلسہ عام کا اہتمام ہوا۔ حضرت امیر دوپہر ایک بجے خاکسار کے گھر پر تشریف لائے، چند اور احباب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ ان احباب اور حضرت امیر کے لئے بیگم سمیرا احمد صاحبہ نے کھانے کا اہتمام کیا۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد حضرت امیر جلسہ گاہ تشریف لے گئے جو خاکسار کے گھر سے چند سو قدم پر واقع ہے۔ جلسہ عام کا وقت ۳ بجے تھا۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت امیر

پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں ووکنگ کے میئر جناب کنڈی گراہم (کنزرویٹو)، جناب ایم جے براؤن، کونسلر ووکنگ، جناب اے پی ٹومٹ، کونسلر رنی میڈ، جناب سی نائٹ، کونسلر رنی میڈ، جناب خان محمد صاحب (کونسلر ووکنگ)، جناب فلپ، ہیمنڈ (ایم پی کنزرویٹو)، جناب مائیکل آسمن (چیئرمین یو کے انڈیپنڈنٹ پارٹی)، مسز میری اینجل (سرے کاؤنٹی کاؤنسل)، بیگم و جناب کیمپ، سینٹ جان چرچ، نیوہا کے علاوہ مقامی معززین، سکولوں کے اساتذہ اور جماعت کے احباب اور خواتین نے شرکت کی۔

محترمہ جمیلہ خان، صدر یو کے جماعت نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ کا آغاز محترم بزرگ ڈاکٹر محمد احمد حامی صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ جمیلہ خان صاحبہ، صدر یو کے جماعت نے حضرت امیر ایدہ اللہ کا مختصر تعارف کروایا۔ محترم ڈاکٹر زاہد عزیز صاحب، ایڈیٹر اسلامک ریویو والائٹ نے ووکنگ مسلم مشن، شاہجہان مسجد ووکنگ کے ذریعہ انگلستان میں اشاعت وتبلیغ کے لئے تحریک احمدیہ لاہور کی گرانقدر خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا جس کے ذریعہ اسلام کے آفاقی نظریات کی مغربی دنیا میں مثبت انداز میں تشہیر ہوئی اور سینکڑوں اہل علم اور سچائی کے متلاشی یورپین لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب نے اپنے خطاب میں اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد ذکر الٰہی اور انسانی ہمدردی کے ذریعہ عمدہ اخلاق اور حسن سلوک کا حصول قرار دیا تاکہ مسلمان ہر جگہ ایک فرض شناس شہری اور باکردار فرد کے طور پر معاشرے میں امن اور سلامتی کا علمبردار ہوں۔ ووکنگ کے میئر جناب کنڈی گراہم نے اپنی اور دیگر کونسلر ساتھیوں کی ان کوششوں کا ذکر کیا جو وہ اس علاقہ کے مسلمانوں کو زیادہ فعال اور مفید شہری بنانے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔

بعدازاں سوال و جواب کا سلسلہ ہوا جس میں تحریک احمدیت لاہور کے مقاصد اور مغرب میں اسلام کے متعلق غلط فہمیوں سے متعلق وضاحت کی گئی اختتام پر نہایت پرتکلف اور لذیذ کھانے اور مشروبات سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اجلاس کے بعد حضرت امیر واپس مشن ہاؤس، ویمبلے تشریف لے گئے اور اسی شام اپنے فرزند ڈاکٹر مجاہد سعید کے گھر بیڈفورڈ کے لیے روانہ ہو گئے۔

حضرت امیر کا بروک وڈ قبرستان میں دعائے مغفرت، مسجد شاہجہان ووکنگ میں تشریف آوری اور دیگر مقامات کی سیر

۲۶ راپریل کو ۱۰ بجے صبح خاکسار حضرت امیر کو لینے بیڈفورڈ پہنچا بیگم حضرت امیر نے خاکسار کی چائے سے تواضع کی۔ ۱۱ بجے ہم بیڈفورڈ سے ووکنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً ۱ بجے اپنے گھر ووکنگ پہنچے۔ دوپہر کا کھانا کھایا اور نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی۔ بعدازاں بروک وڈ قبرستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہاں حضرت امیر ایدہ اللہ نے لارڈ ہیڈلے الفاروق صاحب، شیخ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب، شیخ محمد طفیل صاحب، عبداللہ یوسف علی صاحب، مترجم قرآن انگریزی، محمد مارماڈیوک پکتھال صاحب مترجم قرآن مجید انگریزی، عمادالدین صاحب اور ابراہیم علی رحمان صاحب مرحومین کی قبروں پر دعائے مغفرت فرمائی اور تصاویر لیں۔ بروک وڈ قبرستان سے حضرت امیر مسجد شاہجہان دیکھنے تشریف لے گئے۔ جہاں خاکسار اور حضرت ایدہ اللہ نے نماز عصر ادا کی۔ مسجد میں حضرت امیر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرے۔ اس کے بعد نیولینڈ کارنر اور ڈورکنگ کے تفریحی مقامات کی سیر کرنے کے بعد گلفرڈ کیتھیڈرل دیکھنے گئے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد اولڈ ووکنگ گئے۔ پھر انون برادرز کا پریس دیکھنے گئے یہاں حضرت مولانا محمد علی مرحوم ومغفور کے انگریزی ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۷ء میں طبع ہوا تھا اور ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ کی اوائل کی کتب اور ماہنامہ اسلامک ریویو بھی طبع ہوتے رہے۔ اس کے بعد حضرت امیر واپس خاکسار کے گھر آ گئے۔ دو گھنٹے آرام کے بعد ووکنگ میں رہنے والے احباب اور دوست ان سے ملنے کے لئے آ گئے اور

سب نے مل کر رات کا کھانا کھایا اور مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔

بعد میں خاکسار معہ فیملی حضرت امیر کو بیڈفورڈ چھوڑنے گیا۔ خاکسار اور خاکسار کی فیملی کی خوش نصیبی تھی کہ ہمیں اپنے نئے حضرت امیر کی خدمت اور میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ الحمدللہ۔

۲۸/اپریل کو حضرت امیر نے مشن ہاؤس دارالسلام، ویمبلے میں نماز جمعہ پڑھائی۔ ۳۰/اپریل کو سلاؤ کے ایک ہوٹل میں بیگم عزیز احمد صاحبہ نے حضرت امیر کے اعزاز میں ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اتوار یکم مئی کو دارالسلام، ویمبلے میں عید میلادالنبی کا نہایت روح پرور جلسہ ہوا اور ۲ مئی کو ڈاکٹر و بیگم جواد احمد صاحب نے حضرت امیر کے اعزاز میں ملٹن کینز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا۔ ملٹن کینز کے احباب، خواتین اور بچو ں نے اس پرمسرت اور پرتکلف دعوت میں شرکت کی۔ حضرت امیر نے مختصر لیکن بصیرت افروز خطاب میں لوگوں اور خاص طور پر بچوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

حاضرین کو تقویٰ و طہارت پیدا کرنے اور بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر عرفان احمد، شایان احمد، فیضان احمد، سمرا خیام اور دیگر بچوں نے تلاوت قرآن مجید، تقاریر اور نظمیں پیش کیں۔ حضرت امیر نے حاضرین اور بچوں کے سوالات کے نہایت مدلل اور دلچسپ جوابات دیئے۔

جلسہ عام کے بارے میں اخبارات میں اعلانات

''نیوز اینڈ میل''، ووکنگ مؤرخہ ۲۱/اپریل ۲۰۰۵ء

اسلام کا صحیح مفہوم: ''اسلامک فورم'' کے زیر اہتمام وڈہم اور نیوہا کمیونٹی سینٹر، وڈہم لین میں ۲۳ اپریل کو ۲:۴۵ سے ۵ بجے شام تک ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب اس اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ اجلاس کے لئے دعوت عام ہیں۔ تقاریر میں ''جدید معاشرے میں اسلام کا صحیح مفہوم'' کے موضوع پر گفتگو ہوگی۔ اس میں اسلام کے متعلق غلط تصورات کا تجزیہ بھی کیا جائے گا۔ آنے کی اطلاع فون نمبر ۰۱۹۳۲-۳۴۸۲۸۳ پر دیں۔

''ریویو سیریز'' ووکنگ (انگلستان) مؤرخہ ۲۱/اپریل ۲۰۰۵ء

نیوہا ووکنگ (انگلستان) کے اسلامک فورم اپنے عالمی سربراہ جماعت کو خوش آمدید کہنے کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کر رہی ہے۔

''اسلامک فورم'' کا اجلاس وڈہم اور نیوہا کمیونٹی سینٹر، وڈیم لین، نیوہا میں ۲۳/اپریل کو شام ۲:۴۵ سے ۵ بجے ہوگا۔ حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب فورم کی صدارت فرمائیں گے۔ اجلاس میں جدید معاشرے میں اسلام کے صحیح مفہوم پر گفتگو ہو گی۔ تفصیلات کے لئے فون نمبر ۰۱۹۳۲-۳۴۸۲۸۳ پر رابطہ کریں۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور کی ووکنگ شاخ نے نیوہا کمیونٹی سینٹر میں اپنے عالمی سربراہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب کے استقبال کے سلسلہ میں ایک خاص اجلاس منعقد کیا۔

اجلاس میں ایک تقریر میں شاہجہان مسجد، ووکنگ کی تاریخ اور تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا جو وہاں ۱۹۱۲ء سے ۱۹۶۰ء کی دہائی کے درمیان ہوئیں۔ ڈاکٹر زاہد عزیز صاحب جو نوٹنگھم یونیورسٹی میں کمپیوٹر سوفٹ ویئر کے ماہر ہیں انہوں نے ایک اچھے مسلمان اور برطانوی شہری ہونے کے ناطے ذمہ داریوں پر خیالات کا اظہار کیا۔

ووکنگ کے میئر کونسلر گراہم کنڈی نے اجلاس میں شرکت کی انہوں نے اپنے خطاب میں ان کوششوں کی تفصیل بتائی جو وہ اور دیگر سیاسی رہنما ووکنگ میں مختلف مذہبی اور کلچرل تنظیموں کے تعاون سے لوگوں میں ہم آہنگی، افہام و تفہیم اور بہتر تعلقات پیدا کرنے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں۔

ووکنگ کالج بلیٹن۔ ووکنگ مؤرخہ ۱۴/اپریل ۲۰۰۵

بیگم سمیرا احمد صاحبہ اور اظہرالدین احمد صاحب نے ''اسلامک فورم'' کے اجلاس کے لئے دعوت نامہ ارسال کیا ہے۔ اس فورم کا اجلاس نیوہا کمیونٹی سینٹر، وڈیم لین، نیوہا میں ۲۳/اپریل ۲۰۰۵ء کو ۲:۴۵ سے ۵ بجے شام تک منعقد ہوگا۔ اجلاس کی صدارت حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب کریں گے۔''

ووکنگ کالج، ووکنگ (انگلستان) مورخہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۵ء

مختصر اعلانات: بیگم سمیرا احمد صاحبہ ''اسلامک فورم'' کے اجلاس کے لئے دعوت نامہ کے جواب کی منتظر ہیں۔ یہ اجلاس ۲۳/اپریل کو نیوہا کمیونٹی سینٹر میں ہو رہا ہے، اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ شمولیت کی اطلاع آج ہی یا جتنی جلد ممکن ہو بیگم سمیرا احمد صاحبہ کو دیں۔

جناب فلپ ہیمنڈ، ممبر پارلیمنٹ، میئر ووکنگ کا خط

بیگم و جناب احمد صاحب!

آپ کے خط اور دعوت نامہ کا شکریہ۔ مجھے اجلاس میں آپ سے مل کر اور اسلامک فورم میں فکر انگیز تقاریر سن کر بہت لطف آیا۔ اسلامک فورم میں میرے استقبال کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں۔

(خط مؤرخہ ۱۲/مئی ۲۰۰۵ء)

کونسلر گراہم کنڈی، میئر ووکنگ کا خط

برادرم احمد صاحب!

میں اس خط کے ذریعہ اس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو مجھے فورم کے اجلاس میں شرکت سے حاصل ہوئی۔ میں نے اسے کافی دلچسپ اور معلوماتی پایا۔ میں پھولوں کے گلدستہ کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو میری بیگم صاحبہ کو آپ نے پیش کیا۔

پروفیسر سٹیون ایڈورڈز، چیف اگزیکٹو، ویٹرنری لیبارٹری ایجنسی، نیوہا (انگلستان)

بیگم نصیحہ آئی وڈ فیلڈ

پروفیسر ایس ایڈورڈز کی سینئر پرسنل سیکرٹری، اپنے خط مؤرخہ ۱۲/اپریل ۲۰۰۵ء میں لکھتی ہیں:

برادرم اظہر صاحب!

پروفیسر سٹیون ایڈورڈز آپ کا اور محترمہ سمیرا صاحبہ کا اسلامک فورم کے اجلاس کے لئے دعوت نامہ ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ۲۳/اپریل کو وڈہا اور نیوہا کمیونٹی سینٹر میں منعقد ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ پروفیسر موصوف اسی دن اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے شریک نہ ہوسکیں گے۔ پروفیسر صاحب آپ کو نیک تمنائیں ارسال کرتے ہیں اور اجلاس کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات ارسال کرتے ہیں۔

مسز روز میری اینجل، سابق میئر رنی میڈ برہ کونسل، سربراہ شعبہ سائنس ووکنگ کالج، ووکنگ

مکرمہ سمیرا صاحبہ!

میں آپ کا اور آپ کے خاوند کا ''اسلامک فورم'' کے اجلاس کے موقع پر مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے ووکنگ مسلم مشن کی سرگرمیوں کے متعلق تقریر کو بہت معلوماتی پایا۔ مجھے اس بات کا علم نہ تھا کہ اس مرکز نے تحریک پاکستان کے لئے جدوجہد میں مثبت کردار ادا کیا۔ اجلاس میں دوسرے مقرر نے نہایت قابلیت سے دوسرے مذاہب کے متعلق اسلام کے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا۔ میں ایک عیسائی ہوتے ہوئے ان کے خیالات کو مذہب کے بارے میں اپنے خیالات سے ہم آہنگ پاتی ہوں۔ آج دوسرے مذاہب کے بارے میں کافی غلط فہمیاں ہیں۔ مذکورہ مقرر کے خیالات سے مجھے کافی حوصلہ افزائی ہوئی۔ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آپ اس قسم کے بحث و تمحیث کو رواج دے رہے ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہوں اور باہم اور بہتر افہام و تفہیم کی فضا پیدا ہو اور یہ کہ باہم گفتگو سے اپنے مذہبی خیالات کو زیادہ گہرائی سے سمجھ سکیں۔ پرتکلف چائے اور سموسوں کا شکریہ۔

****

۷ تا ۱۹/اپریل کے دورہ کی مختصر رپورٹ

حضرت امیر پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب کا امریکہ کا کامیاب دورہ

از محترم جلال الدین اکبر صاحب

۷/اپریل

حضرت امیر ایدہ اللہ ۱۲ روز کے دورہ پر ۷/اپریل کی شام کو سانفرانسسکو، کیلیفورنیا بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔ ظفر عبداللہ صاحب فرزند محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم ان کو بذریعہ کار اپنے گھر نیوآرک لے گئے۔

۸/اپریل

بعد از دوپہر ظفر عبداللہ صاحب اور ان کے فرزند ریاض عبداللہ صاحب حضرت امیر کو اوکلینڈ، کیلیفورنیا میں بلالی مسلمانوں کی مسجد نماز جمعہ کے لئے لے گئے۔ ہم لوگ مسجد ''جماعت الاسلام'' پہنچے یہاں امام محمد ظریف صاحب نے حضرت امیر کا استقبال کیا۔ یہاں حضرت امیر نے نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہوا۔ خواتین نے نہایت لذیذ کھانے کا انتظام کیا تھا۔ شام کو حضرت امیر نے ظفر عبداللہ صاحب کی بیٹی فیروزہ عبداللہ کی مہندی کی تقریب اور عشائیہ میں شرکت کی جس کا انتظام نیویارک، کیلیفورنیا میں مہران ریسٹورانٹ والوں نے کیا تھا۔

۹/اپریل

بعد از دوپہر برادرم حشمت اللہ صاحب کے گھر پر درس قرآن مجید تھا۔ محترم بھائی کی بیوی کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا۔ حضرت امیر نے زندگی بعد موت پر نہایت برموقعہ اور عالمانہ درس قرآن دیا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اور مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

۱۰/اپریل

بعد از دوپہر خاکسار اور ظفر عبداللہ صاحب حضرت امیر کو بذریعہ کار بیل مونٹ میں نورٹیڈیم یونیورسٹی کے کیمپس لے گئے جہاں ہال میں برادرم ظفر عبداللہ کی بیٹی فیروزہ عبداللہ کی نکاح کی تقریب اور عشائیہ کا انتظام تھا۔ حضرت امیر نے اس موقع پر ایک نہایت بلیغ خطبہ دیا اور اس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مسلمان کی سماجی ذمہ داریوں اور خاوند اور بیوی کے باہم فرائض اور حقوق پر روشنی ڈالی۔ مسلمانوں کے علاوہ کافی غیر مسلم مہمان بھی موجود تھے۔ خطبہ نکاح کے بعد متعدد لوگ حضرت امیر کے پاس آئے اور اس خیال کا اظہار کیا کہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا خطبہ نکاح نہیں سنا تھا۔ یہاں بھی مہران ریسٹورانٹ والوں کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔

۱۱/اپریل

صبح کے وقت احباب جماعت کو حضرت امیر نے ملاقات کا موقع دیا۔ دوپہر کا کھانا ظفر عبداللہ صاحب نے دیا۔ بعد میں خاکسار شکاگو کے لئے روانہ ہوگیا۔ باقی دنوں کی رپورٹ کی تفصیل محترم مسعود اختر صاحب، محترم احمد نواز صاحب اور ظفر عبداللہ صاحب کی فراہم کردہ ہے۔

۱۲/اپریل

شام کو حضرت امیر اور دیگر احباب جماعت کے لئے برادرم

مجید صاحب جو چوہدری ریاض احمد صاحب کے داماد ہیں، نے پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔

۱۳/اپریل

ہیورڈ، کیلیفورنیا کے محترم احمد نواز صاحب نے دوپہر کا کھانا یونین سٹی کے ایک نہایت عمدہ ریسٹورانٹ ''فریش چوائس'' میں دیا۔ شام کو امام شعیب صاحب نے اوکلینڈ، کیلیفورنیا کی مسجد وارث دین میں ایک پرہجوم اور پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ اس مسجد میں ایک عرصہ دراز تک محترم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم و مغفور امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے تھے۔ عشائیہ کے بعد حضرت امیر نے ''ذکر اللہ'' کے موضوع پر نہایت مؤثر اور دلنشین تقریر کی۔ اس تقریر میں حضرت امیر نے مثالوں کے ذریعہ نہایت دلچسپ اور دل میں اترنے والی طرز خطابت کے ذریعہ روزمرہ کے کاموں کے دوران میں ذکر اللہ کرنے کے طریق کی وضاحت کی۔ یہ مؤثر طریق انہیں ایبٹ آباد میڈیکل کالج میں استاد کے طور پر لیکچر دینے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے گاؤں کی اس عورت کی مثال دی کہ وہ سر پر کئی گھڑے پانی کے اٹھائے ہوئے ہوتی ہے اور گھر کی طرف سفر کر رہی ہوتی ہے لیکن پھر بھی راستے میں دیگر کام بھی نمٹاتی جاتی ہے اور اس بات کا خیال بھی رکھتی ہے کہ اس کا توازن بگڑنے نہ پائے اور سر پر سے پانی کے گھڑے نہ گر جائیں۔ اسی طرح گاؤں کے اس شخص کو ذہن میں لائیں جو اِدھر اُدھر سے لکڑیاں جمع کرتا ہے اور سر پر گٹھے کو اٹھا کر گھر کی طرف سفر اختیار کرتا ہے تاکہ رات کو کھانا پکانے کے لئے آگ جل سکے۔ راستے میں دیگر کام اور لوگوں سے ملتا بھی ہے لیکن اس سارے سفر میں سر پر گٹھے کے متعلق فکر کو ذہن میں رکھتا ہے۔ اسی طرح حضرت امیر نے حاضرین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ روزمرہ کے کاروبار میں ''ذکر اللہ'' کرتے رہیں جب بھی تھوڑا سا موقع ملے تو اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور کوئی نہ کوئی دعا یا ذکر کریں۔ ذکر اللہ کرنے کے اس نہایت مؤثر طریق کو بیان کرنے پر حاضرین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پھر حضرت امیر کی اختتامی دعا نے دلوں کو روحانیت سے بھر دیا۔ بعدازاں بلالی مسلمان خواتین نے سوالات کئے۔ آخر میں امام شعیب صاحب نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۱۴ سے ۱۶/اپریل

اس دوران حضرت امیر نے بلالین مسلمانوں کے مختلف مراکز کا دورہ کیا اور ان کے سربراہان سے ملے اور ان سے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کیا اور مختلف مراکز کے لئے انگریزی ترجمۃ القرآن از حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کی ۲۰۰۰ کاپیوں کا تحفہ دینے کا وعدہ کیا۔ جس پر بلالین مسلمانوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اس دوران حضرت امیر کو انگریزی ترجمۃ القرآن از حضرت مولانا محمد علی صاحب کی وہ کاپی بھی دکھائی گئی جو بلالین مسلمان تنظیم کے بانی ایلجاہ محمد صاحب مرحوم کے زیر مطالعہ رہا تھا۔

۱۷/اپریل

حضرت امیر اور ظفر عبداللہ صاحب اور ان کے فرزند ''مسجد مریم'' تشریف لے گئے جہاں امام اسماعیل محمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہاں نچلی منزل میں خوبصورت مسجد اور اوپر کی منزل میں شاندار لیکچر ہال کو دیکھا۔ آخر میں امام صاحب حضرت امیر کو مسجد سے ملحقہ اسلامی یونیورسٹی کی عمارت دکھانے لے گئے۔ یہاں انہوں نے تقریباً دو گھنٹے گذارے۔ یہاں قیام کے طویل ہو جانے کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے ملاقات کے پروگرام کو منسوخ کرنا پڑا۔ ڈاکٹر عبدالسلام پیشہ کے لحاظ سے ڈینٹل سرجن ہیں لیکن ایک وقت تھا کہ وہ اسلامی کتب طبع کرتے تھے اور ان کی اشاعت و فروخت کا وسیع کاروبار کرتے ہیں۔

ایک زمانے میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنی کتابوں کی فرم سپیشلٹی پروموشن کمپنی کے ذریعہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا محمد علی صاحب

کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کا ڈچ زبان میں ترجمہ کی اشاعت

نیدرلینڈ کانگریس ہال، ہیگ میں شاندار افتتاحی تقریب ○ وزیر مملکت برائے تارکین وطن اور قومی یکجہتی کا خطاب

از عبدالسعید حسینی، المیر، ہالینڈ

حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم ومغفور کے انگریزی ترجمہ وتفسیر کے ڈچ زبان میں نئے ترجمہ کی اشاعت کی افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں تین اجلاس ۱۰ تا ۱۳ مارچ ۲۰۰۵ء ہیگ اور امسٹرڈیم میں زیر اہتمام سٹختنگ احمدیہ اشاعت اسلام، ہیگ منعقد ہوئے۔ افتتاحی تقریب میں ہالینڈ حکومت کی وزیر مملکت محترمہ بیگم ڈاکٹر ایم سی ایف فرڈونک برائے تارکین وطن اور قومی یکجہتی نے ڈچ ترجمہ کو بے حد سراہا۔ اس شمارے میں ہم پروگرام کی مختصر رپورٹ، محترمہ بیگم ثمینہ ملک کا سپاسنامہ اور وزیر مملکت کے جواب کے تراجم پیش کر رہے ہیں۔ مزید تفصیل آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم ومغفور کا انگریزی کا ترجمہ مع تفسیر اور عربی متن پہلی مرتبہ ۱۹۱۷ء میں ووکنگ مسلم مشن، انگلستان سے شائع ہوا تھا۔ سب سے پہلے اس کا ڈچ زبان میں ترجمہ ۱۹۳۴ء میں انڈونیشیا جماعت کے نہایت مخلص، انتھک اور صاحب علم بھائی جناب سوڈیوو صاحب نے کیا تھا۔ اس لحاظ سے انگریزی کے علاوہ کسی دوسری غیر ملکی زبان میں یہ سب سے پہلا ترجمہ تھا۔ محترم سوڈیوو صاحب نے تن تنہا حضرت مولانا محمد علی صاحب کے اس ضخیم ترجمہ کو جس میں ایک نہایت لمبا اور بصیرت سے لبریز دیباچہ تھا۔ بلکہ اس میں نہایت مفصل تفسیری نوٹ کے علاوہ ہر رکوع اور ہر سورت کے شروع میں ان کے باہم تعلق اور ربط کے متعلق نوٹ بھی تھے۔ دیباچہ کا کافی حصہ بعد میں حضرت مولانا نے اپنی ایک اور نہایت عمدہ تحقیقی کتاب ''دی ریلیجن آف اسلام'' میں شامل کر دیا تھا۔

۱۹۵۱ء میں اپنے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں حضرت مولانا نے ہر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد میں آنے والے رکوع سے نفس مضمون کے لحاظ سے تعلق اور ربط کے متعلق نوٹ کو ختم کر دیا۔ تفسیری نوٹ بھی مختصر کر دیئے اور ترجمہ کو نہایت آسان اور متن سے قریب ترین کر دیا۔ اس لحاظ سے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ۱۹۵۱ء کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن ۱۹۱۷ء کے پہلے ایڈیشن کے مقابلہ میں دیباچہ اور تفسیری نوٹ میں حجم اور مواد کے اعتبار سے ایک تہائی کم ہے۔

اس لحاظ سے بھی انڈونیشیا کے محترم بھائی سوڈیوو صاحب کی محنت اور حوصلہ قابل داد ہے اور شاید تاریخی لحاظ سے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انگریزی میں قرآن مجید کے اس پہلے ایڈیشن کا صرف ڈچ زبان میں ہی ترجمہ شائع ہوا۔ دیگر زبانوں میں جتنے ترجمے اب تک ہوئے ہیں وہ ۱۹۵۱ء کے ایڈیشن سے ہوئے ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں شائع ہونے والے ڈچ ترجمہ کے اب تک تین ایڈیشن ۱۹۶۸ء، ۱۹۸۱ء اور ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئے یعنی ایک لحاظ سے ۱۹۳۴ء والا ڈچ ترجمہ تقریباً ۷۰ سال تک لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی پہنچاتا رہا۔

اس بات کا ذکر کرنا اپنے اس مرحوم بھائی کو خراج عقیدت پیش کرنا ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا کی دیگر تمام اہم انگریزی کتب، حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور لاہور سے شائع ہونے والے تمام انگریزی کتب اور کتابچوں کا نہ صرف ڈچ میں بلکہ کئی کا آزادی انڈونیشیا کے بعد انڈونیشی زبان میں بھی ترجمہ کیا۔

نئے ڈچ ترجمۃ القرآن کے مترجم محترم جناب ڈاکٹر یرون

رٹ بیرخ کی دلچسپی، محنت اور لیاقت تو قابل ستائش ہے ہی لیکن انگریزی سے ڈچ میں ترجمہ کرتے وقت جو مشکلات پیش آئیں ان میں ذیل کے احباب کی امداد، تعاون اور علمی مشوروں کا ذکر بھی ضروری ہے:

ڈاکٹر زاہد عزیز صاحب، ڈاکٹر انور صاحب، علی صاحب، محترم عبداللہ ڈروسٹ صاحب، رضا غفور خاں صاحب، ریاض احمد علی صاحب، ارشاد جمائی صاحب، محترم ہاشم حسینی صاحب، بیگم ڈاکٹر شاردہ احمد علی دکھی صاحبہ، ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، مولانا مصطفیٰ کمال ہائیڈل صاحب، نہایت محترم بزرگ جناب یحییٰ محمد علی کیس کیمپ صاحب، محترم ظفر اقبال صاحب اور ناصر احمد صاحب۔

تقریبات کے انعقاد اور دیگر انتظامی امور میں مدد اور محنت کرنے کے سلسلہ میں ذیل کے احباب شکریہ کے مستحق ہیں:

بیگم زبیدہ حسینی، بیگم صفورہ حسینی، اشرف صاحبہ، امتیاز حسین صاحب، بیگم زبیدہ خدا بخش صاحبہ، فراز حسین صاحب، سعید حسینی صاحب، فضل شیر محمد صاحب اور محترمہ ماہ ناز شیر محمد صاحبہ۔

محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ، نائب صدر اور ڈائریکٹر مطبوعات احمدیہ انجمن لاہور (امریکہ) کا وزیر مملکت، ہالینڈ کی خدمت میں سپاسنامہ

معزز بیگم ڈاکٹر فرڈونک صاحبہ، مہمانانِ گرامی، خواتین و حضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں دل کی گہرائیوں سے اور گرمجوشی سے آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں اور آپ کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود آ کر ڈچ ترجمۃ القرآن مع ترجمہ، تفسیر اور عربی متن از حضرت مولانا محمد علی کی اشاعت کے سلسلہ میں افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور ہماری خوشیوں کو دوبالا کیا۔ اس سے اسلام کے سمجھنے کی کوششوں کو ترقی ملے گی اور مختلف مذاہب میں تعاون اور خوشگوار تعلقات قائم ہوں گے۔

محترمہ ڈاکٹر فرڈونک صاحبہ! مجھے ڈچ ترجمۃ القرآن کی ایک کاپی آپ کو پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں امید کرتی ہوں اور دعا گو بھی ہوں کہ یہ آپ کی لائبریری کی کتب میں ایک مفید اضافہ ہوگا اور اس سے آپ کو مسلمانوں کے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں معاملات کو سمجھنے اور فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔

میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ سٹیج پر تشریف لائیں اور قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی کاپی کا تحفہ قبول فرمائیں۔

وزیر مملکت معزز بیگم ڈاکٹر فرڈونک کا سپاسنامے کا جواب

خواتین و حضرات!

میرے لئے یہ عزت اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ مجھے جدید ڈچ زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ مجھے علم ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک نہایت مقدس اور بیش قیمت کتاب ہدایت ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح بائبل عیسائیوں کے لئے اور تورات یہودیوں کے لئے ہے۔

اسلام کے تمام مکاتب فکر کے لوگ اس ملک میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ حال ہی میں بعض افسوسناک واقعات کے بعد مسلمان خاصی اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ اسلام کے متعلق اخبارات اور ریڈیو پر کافی تذکرہ ہے اور یہ تذکرے ہمیشہ خوشگوار بھی نہیں ہوتے۔

لیکن پھر بھی میری رائے ہے کہ اسلام، دوسرے مذاہب کی طرح ہالینڈ میں باہم خوشگوار تعلقات و قومی یکجہتی پیدا کرنے میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ مذاہب ایسے مواقع اور تقریبات فراہم کرتے ہیں جہاں لوگ ایک دوسرے سے ملتے اور معاشرتی اور تہذیبی تقریبات کے ذریعہ باہم دوستی، رواداری اور قومی یکجہتی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ ان مذہبی اجتماعات اور کلچرل تنظیموں کے ذریعہ معاشرے میں ارتباط و اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

میں لوگوں سے تعلقات اور ملنے جلنے میں ان کے مذہبی عقائد کی بناء کو کوئی اہمیت نہیں دیتی بلکہ میرے لئے سب سے پہلے ان کا ڈچ شہری ہونا اہم ہے۔ ہالینڈ میں تمام لوگوں کو ہر قسم کی آزادی ہے اور وہ اپنے اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے کا حق رکھتے ہیں۔ ان معاملات میں حکومت کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی بلکہ قومی یکجہتی پیدا کرنے کے لئے سہولتیں فراہم کرتی ہے لیکن حکومت کا یہ فرض منصبی بھی

ہے کہ وہ یہ امر یقینی بنائے کہ ہر ایک شہری امن سے زندگی گذارے اور جمہوریت اور آئین کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہر قسم کی سرگرمی کر سکے۔

مجھے امید ہے کہ مسلمانوں کے مقدس صحیفے قرآن مجید کا ہالینڈ کی قومی زبان میں نیا اور روشن خیال ترجمہ اس کے ماننے والوں میں زیادہ اتحاد اور روشن خیالی پیدا کرے گا اور ان کے خیالات اور طرز زندگی میں مثبت تبدیلی کا موجب ہو گا۔ بحیثیت وزیر برائے امور تارکین وطن اور قومی یکجہتی یہ امید رکھتی ہوں کہ اس سے اچھے نتائج پیدا ہوں گے۔

میں یقین رکھتی ہوں کہ اس کے ذریعہ مسلمان اپنے ڈچ دوستوں میں اپنے مذہبی عقائد کو بہتر طریق پر بیان کر سکیں گے اور یہ کہ وہ کیوں اور کس لئے بعض معاملات اور کام دوسروں سے مختلف طریق پر کرتے ہیں۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ اس ترجمہ کی اشاعت سے قرآن مجید میں درج کی ہوئی ہدایت دوسری اور تیسری نسل کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں تک پہنچنے میں سہولت پیدا ہو گی جو کہ ڈچ زبان پڑھتے اور بولتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ نوجوانوں میں سے اکثر اپنی شناخت کو معلوم کرنے اور جس دین کے وہ پیرو ہیں اس کے حقیقی پیغام کو سمجھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور یہ کہ کس طرح یہ معاشرے کا حصہ بن سکتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس کے ذریعہ قرآن مجید کا خود مطالعہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے اور اس کے ذریعہ وہ اپنی رائے قائم کرنے اور اس کے مطابق راہ اختیار کر سکیں گے۔ میرا یہ بھی خیال ہے کہ اس طرح یہ ترجمہ مسلمان معاشرے کے لڑکے اور لڑکیوں کو اسلام کی اخلاقی اور سماجی اقدار کو سمجھنے اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا اور وہ ایک بہتر شہری بن سکیں گے۔

میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ جب ایک مسلمان قرآن مجید کو پڑھے تو اس کو اس کے مذہبی اور تاریخی پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس سے اس کو خدا کی طرف سے دوسرے نازل شدہ مذاہب کے ماننے والوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میں اس بات کی پرزور حمایت کرتی ہوں کہ تعلیمی اداروں میں ایسے کورس پڑھائے جائیں جن میں تمام مذاہب کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ اس لئے میری کوشش ہے کہ تمام مذہبی رہنما اور امام صاحبان ڈچ زبان میں وعظ اور تقاریر کریں تا کہ نوجوان نسل اپنے اپنے مذہب کے اخلاقی اور سماجی اقدار کو سمجھ سکیں۔

خواتین و حضرات! قومی زبان میں ایک اچھا ترجمہ ناگزیر ہے۔ اس کے ذریعہ اسلام کی تعلیمات لوگوں تک صحیح طریق پر پہنچ سکتی ہیں اور اس سے لوگوں میں زیادہ افہام و تفہیم پیدا ہو گی۔ مجھے امید ہے کہ یہ نیا اور روشن خیال ترجمہ نئی نسل کو موجودہ حالات کے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیق اور تفسیر میں رہنمائی فراہم کرے گا۔

آخر میں میں اس ترجمہ کے مترجم، اس کو شائع کرنے والوں اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس خوبصورت ایڈیشن کو شائع کیا اور یہ موقع فراہم کیا کہ ہم باہم ملیں اور تبادلہ خیالات کریں۔

۱۰ تا ۱۳ مارچ کے پروگراموں کی جھلکیاں

قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی رونمائی کے سلسلہ میں ۱۰ تا ۱۳ مارچ ۲۰۰۵ء تک ہیگ اور امسٹرڈیم میں سٹخٹنگ احمدیہ اشاعت اسلام ہیگ کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوئے۔ ۱۰ مارچ کو ہیگ کے نہایت خوبصورت ''نیدرلینڈ کانگریس ہال'' میں اس نئے ترجمہ کا افتتاحی اجلاس ہوا جس میں بیگم ڈاکٹر ایم سی ایف فرڈونک، وزیر مملکت برائے امور تارکین وطن اور قومی یکجہتی مہمان خصوصی تھیں۔ اس میں مترجم کے فرائض برورو وٹ اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مس زرینہ سڈل نے سرانجام دیئے۔ تقریب کا آغاز جناب روبی نواب صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور عربی متن کا ترجمہ برورو وٹ نے پیش کیا۔

محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ، نائب صدر و ڈائریکٹر مطبوعات احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، لاہور (امریکہ) نے وزیر مملکت کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور وزیر مملکت کو قرآن مجید کی پہلی کاپی پیش کی جس کا انہوں نے بے حد شکریہ ادا کیا۔ وزیر مملکت نے اس سپاسنامے کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ ڈچ زبان میں قرآن مجید کے اس

ترجمہ کے ذریعہ نہ صرف نئی نسل اسلام کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکے گی بلکہ اس سے مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے لوگوں سے زیادہ بہتر افہام وتفہیم کی فضا پیدا ہوگی اور قومی یکجہتی میں ترقی ہوگی۔ (سپاسنامہ اور وزیر مملکت کے جواب کے تراجم اس شمارہ میں الگ سے شائع کئے جا رہے ہیں)۔

ان کے علاوہ اس افتتاحی تقریب میں قرآن مجید کے ڈچ مترجم جناب ڈاکٹر یرون رٹ بیرخ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر خیرڈ ویجز جو ریڈ باوڈ یونیورسٹی، نے میخیمیں مذہبی تعلیمات اور خاص طور پر اسلام کے استاد ہیں۔ آپ نے کینیڈا کی کولمبیا یونیورسٹی سے انگلش میں ایم اے کیا ہے۔ احمدیہ انجمن امریکہ کے خزانچی محترم ڈاکٹر نعمان ملک صاحب نے اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کے موضوع پر اور جناب روبن بلدیو سنگھ ممبر میونسپل کارپوریشن، ہیگ نے تقاریر کیں اور ڈچ ترجمہ کی اشاعت کے کام کو سراہا۔ آخر میں ایک مذاکرہ کی طرز پر سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ سٹیج پر محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، محترم اے ایس سنتو صاحب، جناب روبن بلدیو سنگھ صاحب اور مترجم جناب بروردے وٹ صاحب تھے۔ یہ مجلس کافی دلچسپ اور معلوماتی رہی اور بہت سے لوگوں کے دلوں میں سوالات کے جوابات بھی مہیا ہوئے۔ ڈچ ترجمۃ القرآن کی دوسری کاپی محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب نے سابق وزیر اعظم ہالینڈ ڈاکٹر اے اے ایم فان آفت کو پیش کی۔ اس کے بعد دیگر معزز مہمانانِ گرامی کو ڈچ ترجمۃ القرآن کی کاپیاں پیش کی گئیں۔ ان میں مختلف مذہبی اور سماجی تنظیموں، اخبار اور میڈیا کے نمائندے شامل تھے۔

افتتاحی تقریب میں ''اسلام کے متعلق غلط تصورات'' کے موضوع پر ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر روٹرڈیم یونیورسٹی کے بورڈ آف اسلامک سٹڈیز کے سیکرٹری نے کچھ لوگوں کو یونیورسٹی آنے کی دعوت دی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یونیورسٹی کے چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ارگودوز اپنی مصروفیات کی وجہ سے افتتاحی اجلاس میں شامل نہ ہو سکے تھے اور وہ سٹگنگ احمدیہ انجمن کے عہدیداروں اور امریکہ جماعت کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ، ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، احمد سعید حسینی صاحب اور محترم نور سردار صاحب روٹرڈیم یونیورسٹی تشریف لے گئے۔ وفد کو کلاسوں میں لے جایا گیا جہاں طلباء زیر تعلیم تھے اور پھر ان کی نہایت شاندار لائبریری دکھائی گئی۔ لائبریری کو ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک کی طرف سے ڈچ قرآن مجید کی ۱۰۰ کاپیاں بطور تحفہ پیش کی گئیں۔

افتتاحی اجلاس کے متعلق اعلانات اور تفصیلات ہالینڈ کے مقامی اور ملکی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیوژن پر نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ بعض سنی مسلمانوں نے میڈیا پر اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اس ترجمہ کی ضرورت نہ تھی۔

جن اخبارات، رسالوں، ریڈیو اور ٹیلیوژن کے ذریعہ افتتاحی اجلاس کی تفصیلات کی اشاعت ہوئی۔ ان میں سے چند ممتاز نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں:

اخبارات

ٹیلی خراف (امسٹرڈیم)، فونکس گرانٹ (امسٹرڈیم)، ٹراؤ (ہیگ) ہاگسے کورانٹ (ہیگ)، سپٹ (ہالینڈ)، ریفارمہ ٹوروف داغ بلاد (ہالینڈ)، فولزن (ہالینڈ)، سٹائس کورانٹ، گورنمنٹ گزٹ (ہالینڈ)۔

ٹیلیوژن

نیشن وائڈ مسلم ٹیلیوژن، ٹیلیوژن ویسٹ (ہیگ)، ٹی وی (امسٹرڈیم)۔

ریڈیو

این او ایس ریڈیو۔ ریڈیو ون، فارا ریڈیو۔

مقامی ریڈیو

ریڈیو رائن مونڈ (روٹرڈیم)، ریڈیو امیگو (ہیگ)۔

اس ہندوستانی زبان کے ریڈیو پر عبدالسعید حسینی صاحب اور نور سردار صاحب کا نصف گھنٹے کا انٹرویو نشر کیا گیا۔ ریڈیو ایکتا (ہیگ) پر محترم نور سردار صاحب کا انٹرویو نشر کیا گیا۔

ویب سائیٹز

اولٹو وسٹا www.altovista اور دیگر ہالینڈ کے ویب سائٹس پر ڈچ قرآن مجید کے متعلق تفصیلات موجود ہیں۔

۱۱/ مارچ بروز جمعہ کو کیپلر سٹراٹ میں سٹخٹنگ احمدیہ اشاعت اسلام کی مسجد میں دوسرے دن کا اجلاس تھا۔ افتتاح توسیع مسجد، نماز جمعہ اور شام کے اجلاس ہوئے۔

محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب نے مسجد کی توسیع کا افتتاح کیا۔ پہلے یہ صرف ایک عمارت تھی جو ۱۹۸۹ء میں خریدی گئی تھی، اس کی اوپر کی منزل میں مسجد اور نیچے ہال، لائبریری اور پریس بنایا گیا تھا جس کا افتتاح ۱۹۹۰ء میں ہوا۔ اس کے ساتھ والی عمارت ۲۰۰۱ء میں خرید کر اس کی توسیع کی گئی ہے۔ مسجد کو ساتھ والی نئی عمارت میں منتقل کیا گیا ہے اور پہلی والی عمارت اور نئی عمارت کو ملا کر ایک بڑا ہال نہایت خوبصورت طریق سے بنایا گیا ہے۔ اس کی تعمیر، زیب و زینت میں محترم شکور حسینی صاحب، ان کے دونوں بیٹے عبدالسعید حسینی صاحب اور ہاشم حسینی صاحب ماہر کمپیوٹر، محترم نور سردار صاحب اور ان کے بیٹے جیرل سردار اور دیگر احباب اور خواتین کی کوشش اور قربانی قابل ستائش ہے۔

مختصر تفصیل

افتتاح ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب نے کیا، نہایت محترم بزرگ محمد علی کیس کیمپ صاحب نے افتتاحی کیک کاٹا۔ انہوں نے محبت اور احترام کی خاطر کیک کاٹتے ہوئے سٹخٹنگ احمدیہ اشاعت اسلام کے نام پر چھری نہ چلائی بلکہ ایک طرف سے کاٹا، خطبہ و نماز جمعہ محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب۔ بیرونی مہمانوں کے لئے تفریحی پروگرام نہایت لذیذ اور پرتکلف عشائیہ۔ صدر محترم نور سردار صاحب کی تقریر، ۱۰ مارچ کے افتتاحی تقریب کی وڈیو فلم۔

۱۲ مارچ: اجلاس ہیگ کے خوبصورت ہال ٹراپیکل میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مختلف جماعتوں کے تمام احباب کو دعوت دی گئی تھی۔ کیونکہ نیدرلینڈ کانگریس ہال میں جگہ محدود ہونے کی وجہ سے سب کو دعوت نہ دی جا سکی تھی۔ تلاوت قرآن مجید محمد ہارون حبیب اللہ صاحب، ڈچ قرآن مجید کے متعلق تعارفی تقریر: محترم نور سردار صاحب، ڈچ قرآن مجید میں سے تلاوت اور تشریح محترم عبداللہ ہانس ڈرائسٹ صاحب۔

اس سال حج کرنے والے احباب کو مبارکباد اور خوش آمدید:

محترم نور سردار صاحب، ڈچ ترجمۃ القرآن کی اہمیت اور تاریخی پس منظر: محترم بزرگ محمد علی کیس کیمپ صاحب، جناب یوحان چندو (ہیگ کارپوریشن کے تاحیات ممبر)۔ چندو صاحب کو محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب نے نئے ڈچ ترجمۃ القرآن کی کاپی پیش کی۔ تقریر انسانی مساوات: رابن بلدیو سنگھ، تقریر تخلیق آدم: محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، مجلس سوال و جواب۔ موڈریٹر: محترم عبداللہ ہنس ڈرائسٹ صاحب۔ نئے ڈچ ترجمۃ القرآن کے متعلق تقریبات کے بارے میں مختصر کلمات: انگلستان سے آئے ہوئے مہمان شرکاء: ڈاکٹر جواد احمد صاحب، ڈاکٹر مجاہد سعید صاحب اور اظہر الدین احمد صاحب۔ آخر پر نہایت پرتکلف عشائیہ۔ اس موقع پر نئے ڈچ ترجمۃ القرآن اور تقریبات کی وڈیو سلائڈز فروخت کے لئے موجود تھیں۔

۱۳ مارچ کا اجلاس یوسف بوف ہال، امسٹرڈیم میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید روبی تراب صاحب نے کی۔ ڈچ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ محترم بروردے ونٹ، سابق صدر امسٹرڈیم جماعت نے پڑھا۔ محترم عبداللہ ہنس ڈرائسٹ نے تلاوت کردہ آیات کی ڈچ میں تفسیر پیش کی۔

محترم نور سردار صاحب: بانی تحریک احمدیت کے دعاوی اور تحریک کا مقصد۔ قرآن مجید کے تراجم کا کام: بیگم ثمینہ ملک صاحبہ۔ تخلیق آدم قرآن مجید میں: محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب۔ انہوں نے قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی کاپی نہایت محترم بزرگ جناب یحییٰ محمد علی کیس کام صاحب کو پیش کی اور انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ نئے ڈچ ترجمۃ القرآن کے دیباچہ سے ایک اقتباس: محترم ہارون حبیب اللہ صاحب۔ اختتامی ریمارکس: عبدالسعید حسینی صاحب۔

دعا: عبدالوہاب مرادین صاحب۔ آخر میں محترم محمد یوسف صاحب اور ان کی بیگم کو محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ نے ڈچ قرآن مجید کی کاپیوں کا تحفہ پیش کیا اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے یہ ہال بغیر کسی معاوضہ کے استعمال کرنے کی اجازت دی۔ آخر پر پرتکلف عشائیہ کا اہتمام تھا۔

بقیہ　ووکنگ میں جلسہ عام سے خطاب

حضرت امیر ایدہ اللہ نے مسلمانوں کے طریق عبادت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

ایک مسلمان کے لئے دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ وہ اوقات فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ایک مسلمان نفلی عبادت کر سکتا ہے۔ اس میں آدھی رات کے بعد نماز تہجد ہے اور پھر صبح فجر کے علاوہ کام پر جانے سے پیشتر نفلی نماز ہے جو اشراک کی نماز کہلاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ انسان کو خدا کے آگے جھکنے کا طریق سیکھنا کی کوشش اور عادت ڈالنی چاہئے۔ نماز بھی اس کوشش کا ایک حصہ ہے۔

ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ کیوں ایسے اوقات میں جب انسان زیادہ تھکا ہوتا ہے، لمبی نماز ہوتی ہے۔ جیسے مغرب اور عشاء کی نمازیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب تمہیں نماز کی روحانی لذت اور اس کے فوائد کا احساس ہو جائے گا تب تمہیں اس کی وجہ سمجھ آ جائے گی۔ اس لئے نماز کو محض پڑھے جانے تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس میں پڑھنے والے ہر لفظ پر غور کیا جائے اور حضوریٔ قلب کو پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ خدا کے تعلق سے جو روحانی قوت حاصل ہونی چاہئے وہ حاصل ہونی شروع ہو جائے۔ ہر مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اس کیفیت کو نماز کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مخلص عیسائی چرچ میں بائبل کے فرمودات سے اندرونی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس لئے چاہئے کہ دن میں پانچ وقت نماز کے ذریعہ اپنے خیالات اور اعمال کا محاسبہ کیا جائے۔ قرآن مجید اور مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنے مقاصد اور اپنی خواہشات کو خدا کے سامنے اپنی زبان میں پیش کریں اور اس کی ہدایت اور رہنمائی کے طلبگار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی رہنمائی کرے گا جس کا اس نے سورت فاتحہ کے الفاظ اھدنا الصراط المستقیم میں وعدہ کیا ہے۔

******

بیگم سلیمہ فاروقی صاحبہ وفات پا گئیں

ہمارے نہایت علم دوست اور محترم و معزز بھائی جناب نصیر احمد فاروقی صاحب مرحوم کی بیگم سلیمہ فاروقی ۲۳ جولائی ۲۰۰۵ء کو کئی ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، ملنسار، شریف النفس اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار خاتون تھیں۔ محترم جناب نصیر احمد فاروقی صاحب تقسیم ہند سے قبل بطور انڈین سول سروس کے رکن ہونے کی حیثیت سے مختلف اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ حکومت پاکستان میں اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے۔ اس دوران بیگم سلیمہ فاروقی صاحبہ نے ایک انتہائی قابل تحسین نمونہ پیش کیا۔ اس دور میں بھی وہ فلاحی کاموں میں خاموشی سے حصہ لیتی رہتی تھیں لیکن فاروقی صاحب کے ریٹائر ہونے کے بعد لاہور میں ایک نہایت عمدہ فلاحی ادارہ ''بہبود'' کی بنیاد رکھی اور ۳۵ سال سے زائد عرصہ تک اس کی صدر رہیں اور جب تک صحت نے اجازت دی اس کی نگرانی اور ترقی کے لئے پورے انہاک اور عملی طور پر کام کرتی رہیں۔ یہ ادارہ اپوا کی تنظیم کی طرز پر فلاحی کاموں کے لئے ایک خاص مقام رکھتا ہے۔

اس کے تحت کئی انڈسٹریل سکول، تعلیمی اور فلاحی ادارے چل رہے ہیں۔ یہ ادارہ یتیم بچیوں کی شادی اور نادار بچیوں اور بیوگان کو دستکاری اور دیگر گھریلو دستکاری کے کاموں کی تربیت دیتا ہے اور ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو نمائشوں کے ذریعہ فروخت کرتا ہے۔ اس ادارے نے ۱۹۶۵ء میں شہید ہونے والے مجاہدوں کے پسماندگان کے بہبود کے لئے قابل قدر فلاحی کام کئے۔ جماعت کے کاموں میں بھی اپنے خاوند مرحوم کے ساتھ نہایت اخلاص اور قربانی کے جذبہ سے حصہ لیتی رہیں اور

ان کی وفات کے بعد بھی ان کی لگن اور جذبہ میں کمی نہ آئی۔ تنظیم خواتین لاہور کے اجلاسوں میں نہایت باقاعدگی سے شامل ہوتیں اور ہر طرح پر عملی حصہ لیتیں۔ مرحومہ نے دینی جذبہ کے تحت اپنے مرحوم خاوند کی خواہش کے احترام میں لاہور میں واقع نہایت بیش قیمت کوٹھی مرکزی انجمن لاہور کے نام وصیت کر دی۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد دارالسلام، لاہور میں حضرت امیر ڈاکٹر عبدالکریم سعید صاحب کی اقتدا میں ادا کی گئی اور احمدیہ قبرستان دارالسلام، لاہور میں دفن کی گئیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی روح کو ان کی نیک زندگی اور بے لوث فلاحی کاموں کا اجر مرحمت فرماتا رہے۔ آمین!

محمد فاضل رمضان صاحب وفات پا گئے

سرینام (جنوبی امریکہ) احمدیہ جماعت کے نہایت معزز اور صاحب علم رکن جناب محمد ایوب یعقوب صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے محترم بھائی محمد فاضل رمضان صاحب ۲ر اگست ۲۰۰۵ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ ہماری نہایت مخلص اور قابل خاتون محترمہ زمرد رمضان صاحبہ کے خاوند تھے۔ فاضل صاحب دسمبر ۱۹۵۴ء میں دینی تعلیم کے لئے لاہور تشریف لائے۔ انہوں نے کئی سال تک مرکزی انجمن کی تبلیغی کلاس میں تحصیل علم کیا اور اورینٹل کالج لاہور میں بھی مولوی فاضل کی کلاس میں بھی کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔ دسمبر ۱۹۶۳ء میں ان کی شادی ڈاکٹر شیخ یوسف احمد صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ زمرد صاحبہ سے ہوئی۔ ۱۹۷۷ء میں دونوں میاں بیوی ہالینڈ تشریف لے گئے۔ فاضل صاحب ہیگ جماعت کی پول کروخرلان سٹراٹ میں مسجد کی امامت کے فرائض کئی سال تک سرانجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ سے ان کی طبیعت ناساز رہتی تھی۔ اس لئے پاکستان تشریف لے آئے اور راولپنڈی میں سکونت اختیار کر لی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیوی اور دو بچیوں ہاجرہ اور سارہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

الحاج محمد رشید پیر خان

(۱۲ جنوری ۱۹۳۸ء-۱۳ جولائی ۲۰۰۵ء)

مینیجنگ ڈائریکٹر، راپار براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک (آر پی این) صدر سرینام اسلامک ایسوسی ایشن وصدر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور)۔ سرینام (جنوبی امریکہ)

محترم بھائی جناب الحاج محمد رشید پیر خان صاحب نے کاروباری ذہانت، دور اندیشی، مہارت اور نشریات کے شعبہ سے ذوق وشوق اپنے والد محترم نور پیر خان صاحب سے ورثہ میں حاصل کیا۔ نشریات کے اس وسیع کاروبار کی اس عمارت کی بنیاد ان کے والد محترم نور پیر خان صاحب مرحوم نے "ایکم سروس" کے نام سے مارچ ۱۹۵۷ء میں ڈالی۔ انہوں نے اس کی ابتدا ریڈیو پاراماریبو (سرینام) سے سرینامی اردو میں شروع کیا۔ جلد ہی یہ پروگرام کافی مقبول ہو گیا۔ اس پروگرام کے لئے اس قدر اشتہارات آنے شروع ہوئے کہ نور پیر خان صاحب نے اشتہارات کی اپنی کمپنی شروع کر لی۔ اس کا نام "پہلی ہندوستانی ایڈورٹائزنگ کمپنی" رکھا۔

محترم رشید پیر خان صاحب کو اس وقت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جب ان کے والد محترم نور پیر خان صاحب اچانک ۱۹۶۶ء میں ۴۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ چنانچہ نوجوان رشید پیر خان کو اچانک اس وسیع کاروبار کا بوجھ اٹھانا پڑ گیا۔ رشید صاحب اس وقت ایک سرکاری ملازمت کر رہے تھے اور انہوں نے سرینام لاء کالج میں داخلہ بھی لے رکھا تھا لیکن اس اچانک ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی وجہ سے ان کو سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دینا پڑا اور

لاء کی تعلیم کو بھی خیر باد کہہ دیا۔

اس نازک وقت پر "راپار" کے اس وقت کے ڈائریکٹر جناب ولفرڈ لیونارئز نے پورا ساتھ اور رہنمائی کی۔ ۱۹۷۴ء میں رشید پیر خان صاحب نے کمپنی کے بقیہ حصص بھی خرید لئے۔ انہوں نے ریڈیو پر ایک عوامی پروگرام بھی "کل، آج اور کل" کے نام سے شروع کیا جو نہایت مقبول ہوا اور اس میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے تھے۔

پارا ماریبو اور نکیری میں ریڈیو اور ٹیلیویژن کے پروگراموں کے وسیع سلسلہ کے علاوہ انہوں نے اخبارات کے ذریعہ بھی خبریں اور عوامی خیالات کو لوگوں تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سلسلہ میں روزنامہ "ڈاگ بلاڈ" اور ہفتہ وار "بولی وڈ مسالہ" قابل ذکر ہیں۔

رشید پیر خان صاحب سماجی، تعلیمی اور کلچرل سرگرمیوں میں بھی کافی کامیاب شخصیت کے مالک تھے۔ "کلچرل اور آرٹ پروموشن" کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے انہوں نے بیرونی ممالک کے نامور آرٹسٹوں اور ستاروں کو سرینام دعوت دی اور نہایت کامیاب پروگرام کروائے اور اس طرح انہوں نے ہندوستان سے گیانا، ٹرینیڈ اور سرینام کے لوگوں کے باہم روابط اور آمدورفت کی ترویج کے سلسلہ میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

ان گوناگوں سرگرمیوں کے علاوہ رشید پیر خاں صاحب کو کاشتکاری اور باغبانی کا بھی کافی شوق تھا اور اس میدان میں بھی کئی چھوٹے چھوٹے پراجیکٹ شغل کے طور پر چلاتے رہے۔

دینی خدمات کے سلسلہ میں بھی وہ ایک نہایت مخلص اور گرمجوش شخص تھے۔ وہ سرینام اسلامی سوسائٹی (ایس آئی وی) کے ۲۱ سال تک صدر رہے۔ ان کے زمانے میں سوسائٹی نے تعمیرات اور تنظیم کی سرگرمیوں کو وسیع کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہ احمدیہ انجمن لاہور (پاکستان) کی مرکزی انجمن کی طرف سے سرینام، ٹرینیڈاڈ اور گیانا جماعتوں کے کوآرڈینیٹر تھے اور اس حیثیت سے انہوں نے کئی ایک نہایت کامیاب بین الاقوامی احمدیہ کنونشن منعقد کروائے۔ سرینام کے لوگوں کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دینے کے اعتراف کے طور پر ان کو سرینام حکومت کی طرف سے "گرینڈ آرڈر آف یلیو سٹار" کا تحفہ دیا گیا اور تحریک احمدیت کے لئے بے لوث خدمات کے سرانجام دینے کے سلسلہ میں ان کو "ستارہ احمدیت" سے نوازا گیا۔

ان کی نماز جنازہ سرینام اسلامی سوسائٹی کے قبرستان "دکھی لوگ" میں محترم جناب مولانا غلام نبی اوری صاحب نے پڑھائی۔ تعزیتی تقریب کی تصاویر روزنامہ "ڈاگ بلاڈ" کے ویب سائٹ پر دکھائی گئیں۔ اس اخبار کے مالک رشید پیر خان صاحب کے فرزند فرید پیر خاں صاحب ہیں۔

محترم رشید پیر خاں صاحب اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور عوام میں "خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار" کے نام سے مشہور تھے۔ عوامی بہبود کے کاموں میں ان کی بیوی اور بچوں نے پورا پورا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمت اور مغفرت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ آمین!

بقیہ امریکہ کا کامیاب دورہ

انگریزی ترجمہ کو طبع کرتے اور اس کی وسیع پیمانے پر فروخت کرتے تھے اور حضرت مولانا مرحوم و مغفور کی دیگر کتب کا کثیر تعداد میں آرڈر دیتے تھے اور پاکستان سے ان کو کتب بذریعہ ایکسپورٹ پرمٹ ارسال کی جاتی تھیں۔

۱۸ / اپریل

دوپہر کے بعد حضرت امیر مڈوے ایئرپورٹ سے کیلیفورنیا کے لئے روانہ ہو گئے۔ شام کو ظفر عبداللہ صاحب کے گھر پر درس قرآن مجید اور عشائیہ کا اہتمام تھا۔ اس سے اگلی صبح حضرت امیر اس نہایت کامیاب دورے کے بعد لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

ڈچ ترجمۃ القرآن مجید کی افتتاحی تقریب جو ہیگ کے شاندار نیدر لینڈ کانگریس ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میں حاضرین کی ایک جھلک۔ بائیں طرف سے ۱۔ مکرم بزرگ یحییٰ محمد علی کیس کیم اور ۲۔ ان کی اہلیہ عطیہ کیس کیم صاحبہ، ۳۔ سابق وزیر اعظم جناب ڈاکٹر اے اے فان آخت صاحب، ۴۔ ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، ۵۔ اور محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ (احمدیہ انجمن، امریکہ)۔ ۷۔ محترمہ جناب اے ایس حسینی صاحب۔ سیکریٹری ستختنگ احمدیہ، ہیگ

مجلس مذاکرہ سٹیج پر بائیں طرف سے۔ ۱۔ جناب روبن بلد یوسنگھ صاحب، ۲۔ جناب اے ایس سنتو صاحب، ۳۔ مترجم ڈچ ترجمۃ القران جناب ڈاکٹر یرون رٹ بیرخ صاحب، ۴۔ ڈاکٹر نعمان الٰہی ملک صاحب، ۵۔ محترم اے ایس سنتو صاحب، ۶۔ اور مترجم جناب بروردے رٹ صاحب

ڈچ ترجمۃ القرآن کی افتتاحی تقریب

وڈہم اور نیوہا کمیونٹی سینٹر، ووکنگ کے جلسہ عام میں حاضرین کی ایک جھلک